ساتواں پارہے میں موجود عناوین کا تعارف

<"xml encoding="UTF-8?>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتواں پارہے میں موجود عناوین کا تعارف

اس پارہ میں دو حصے ہیں:

۱۔ سورۂ مائدہ کا بقیہ حصہ
۲۔ سورۂ انعام کا ابتدائی حصہ

(پہلا حصہ)

سورۂ مائدہ کے بقیہ حصے میں تین باتیں ہیں:

۱۔ حبشہ کے نصاری کی تعریف
۲۔ ایک رائج معیار کی نفی اور تربیتی و اخلاقی نکات
۳۔ حلال وحرام کے چند مسائل
۴۔ قیامت اور تذکرۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱۔ حبشہ کے نصاری کی تعریف:

جب ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو اسے سن کر ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوجاتی ہیں۔

۲۔ ایک رائج معیار کی نفی اور ایک تربیتی نکتہ

'اکثریت' صحیح ہونے کا معیار نہیں ہے۔
انبیاء اور رسولوں کا اللہ تعالی کے مقابلے میں ادب کا نمونہ (آیت۱۰۹)

۳۔ حلال وحرام کے چند مسائل:

۔۔۔ہر چیز خود سے حلال یا حرام نہ بناؤ اور رھبانیت (ترکِ دنیا) کی نفی
۔۔۔لغو قسم پر مؤاخذہ نہیں، البتہ یمین غموس پر کفارہ ہے، یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا یا انھیں پہننے کے لیے کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور ان تینوں کے نہ کرسکنے کی صورت میں تین دن روزے رکھنا۔
۔۔۔شراب، جوا، بت اور پانسہ حرام ہیں۔
۔۔۔حالتِ احرام میں محرم تری کا شکار کرسکتا ہے، خشکی کا نہیں۔

...حرم میں داخل ہونے والے کے لیے امن ہے۔
...چار قسم کے جانور مشرکین نے حرام کر رکھے تھے بحیرہ ، سائبہ ، وصیلہ اور حام۔

٤۔ قیامت اور تذکرۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قیامت کے دن حضرات انبیائے کرام علیہم السلام سے پوچھا جائے گا کہ جب تم نے ہمارا پیغام پہنچایا تو تمھیں کیا جواب دیا گیا؟

اسی سوال و جواب کے تناظر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ اپنے احسانات گنوائےگا، ان احسانات میں مائدہ والا قصہ بھی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے کہو ہم پر ایسا دسترخوان اتارے جس میں کھانے پینے کی آسمانی نعمتیں ہوں، چناچہ دسترخوان اتارا گیا، ان احسانات کو گنواکر اللہ پوچھے گا اے عیسیٰ! کیا تم نے ان سے کہا تھا کہ تجھے اور تیری ماں کو معبود مانیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے تو پاک ہے، میں نے تو ان سے تیری عبادت کا کہا تھا الی آخرہ۔
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہی تذکرے کے ضمن میں غیر اللہ کیلئے ولایت تکوینی کا باذن اللہ حامل ہونے کا بیان

(دوسرا حصہ)

سورۂ انعام کا جو ابتدائی حصہ اس پارے میں ہے اس میں چار باتیں ہیں:

١۔ توحید
٢۔ رسالت
٣۔ قیامت
٤۔ تربیتی و اخلاقی نکات

١۔ توحید:
اس سورہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عظمت وکبریائی بیان ہوئی ہے۔

٢۔ رسالت:

رسول اکرم صلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے لئے عام انسانوں کے ہمجنس ہونے کا سبب
آقا علیہ وآلہ السلام کی دعوت سارے عالَم کیلئے ہے
آیت٥٠ میں انبیاء کیلئے اللہ سے مستقل علم غیب رکھنے کی نفی (جبکہ غیر مستقل طور پہ علم غیب کے حامل ہونے کی تائید قرآن کی دیگر آیات میں ہوئی ہے جیسے کہ سورہ جن کی آیت٢٦ و ٢٧)
نبی علیہ السلام کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیائے کرام کا تذکرہ فرمایا ہے:

(١)حضرت ابراہیم علیہ السلام ، (٢)حضرت اسحاق علیہ السلام ، *(٣)حضرت یعقوب علیہ السلام ، (٤)حضرت نوح علیہ السلام ، (٥)حضرت داؤد علیہ السلام ، (٦)حضرت سلیمان علیہ السلام ، (٧)حضرت ایوب علیہ السلام

، (۸)حضرت یوسف علیہ السلام ، (۹)حضرت موسٰی علیہ السلام ، (۱۰)حضرت ہارون علیہ السلام ، *(۱۱)حضرت زکریا علیہ السلام ، (۱۲)حضرت یحیٰ علیہ السلام ، (۱۳)حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، *(۱۴)حضرت الیاس علیہ السلام ، *(۱۵)حضرت اسماعیل علیہ السلام ،
(١٦)حضرت یسع علیہ السلام ، *(١٧)حضرت یونس علیہ السلام ، *(۱۸)حضرت لوط۔
حضرت ابراہیم کے چچا 'آزر' کو 'اب' کہہ کے ذکر کیا کیونکہ 'اب' کی لفظ بچے کے کفیل کیلئے بھی استعمال ہوتی ہے جبکہ ان کے حقیقی والد کا نام 'تارخ' تھا جیسا کہ روایات اور توارت میں آیا ہے

۳۔ قیامت:

--- قیامت کے روز اللہ تمام انسانوں کا جمع کرے گا۔ (آیت:۱۲)

--- روزِ قیامت کسی انسان سے عذاب کا ٹلنا اس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ (آیت:١٦)

--- روزِ قیامت مشرکین سے مطالبہ کیا جائے گا کہ کہاں ہیں تمھارے شرکاء؟ (آیت:۲۲)

--- اس روز جہنمی تمنا کریں گے کہ کاش! انھیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اللہ رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والے بن جائیں۔ (آیت:٢٧)

--- دنیا کی زندگی تو کھیل اور مشغلہ ہے ، آخرت کی زندگی بدرجہا بہتر ہے۔ (آیت:۳۲)

اللہ تعالی کو ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کی نفی (آیت۱۰۳)

٤۔ تربیتی و اخلاقی نکات

توبہ کی حقیقت؛ اصلاح اور گزشتہ کی تلافی

جس مجلس میں آیات الہی کا تمسخر ہو اس میں جانے سے پرہیز کیا جائے البتہ ایک جگہ اس کی اجازت ہے خاص افراد کیلئے (آیت٦٩)

سبّ کرنے (گالی دینے اور غیر مناسب لفظوں کے استعمال کیلئے) منع کیا گیا ہے حتی دشمنوں کیلئے بھی۔